بدعات کی کثرت کے
اسباب ومحرکات

مولانا محمد اقبال کیلانی

بدعت کی تعریف

ہر وہ عمل بدعت کہلائے گا جو ثواب اور نیکی سمجھ کر کیا جائے لیکن شریعت میں اس کی کوئی بنیاد یا ثبوت نہ ہو یعنی نہ تو رسول اکرم ﷺ نے خود وہ عمل کیا ہو نہ کسی کو اس کا حکم دیا ہو اور نہ ہی کسی کو اس کی اجازت دی ہو، ایسا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود (ناقابل قبول) ہے۔ (بحوالہ بخاری ومسلم)

دین کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز بدعات ہیں، بدعات چونکہ نیکی اور ثواب سمجھ کر کی جاتی ہیں، اس لئے بدعتی انہیں ترک کرنے کا تصور تک نہیں کرتا جبکہ دوسرے گناہوں کے معاملے میں گناہ کا احساس موجود رہتا ہے جس سے یہ امید کی جاسکتی ہے۔ کہ گناہ گار کبھی نہ کبھی اپنے گناہوں پر نادم ہو کر ضرور توبہ واستغفار کرے گا، اسی لئے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شیطان کو معصیت کے مقابلے میں بدعت زیادہ محبوب ہے۔

شریعت کی نگاہ میں دو گناہ ایسے ہیں جنہیں ترک کئے بغیر کوئی نیک عمل قبول ہوتا ہے نہ توبہ قبول ہوتی ہے پہلا شرک اور دوسرا بدعت، شرک کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہ معاف کرتا رہتا ہے، جب تک اللہ اور بندے کے درمیان پردہ حائل نہیں ہوتا، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پردہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اس حال میں مرے کہ شرک کرنے والا ہو۔ (مسند احمد) بدعت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ بدعتی کی توبہ قبول نہیں فرماتا۔ جب تک وہ بدعت ترک نہ کرے (طبرانی) گویا بدعتی کی ساری محنت اور مشقت کی مثال اس مزدور کی سی ہے جو دن بھر مزدوری کرتا رہے۔ لیکن اسے کوئی مزدوری یا اجرت نہ ملے، سوائے تھکاوٹ اور بربادی وقت کے۔ قیامت کے روز جب رسول اکرم ﷺ حوض کوثر پر اپنی امت کو پانی پلا رہے ہوں گے تو کچھ لوگ حوض کوثر پر آئیں گے جنہیں رسول اکرم ﷺ اپنی امت سمجھیں گے، لیکن فرشتے آپ ﷺ کو بتائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے بعد بدعات شروع کر دیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے۔ **سحقا سحقا لمن غير بعدي** یعنی دفع اور دور ہوں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد دین کو بدل ڈالا..... پس وہ عبادت اور ریاضت جو سنت رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے پر نہ ہو، اکارت اور رائیگاں ہے۔ وہ محنت اور مشقت جو آپ کے حکم کے مطابق نہیں وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ **عاملة ناصبة تصلىٰ نارا حامية.** یعنی قیامت کے روز کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو عمل کر کر کے تھکے ہوئے ہوں گے لیکن بھڑکتی آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ (سورہ غاشیہ:۳،۴)

بدعات کے پھیلنے کے اہم اسباب:

بدعات کی اہمیت کے پیش نظر ان بڑے عوامل کی نشاندہی کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جو ہمارے معاشرے میں کثرت بدعات کا سبب بن رہے ہیں تاکہ عوام ان سے خبردار ہوسکیں۔

۱۔ بدعت کی تقسیم

ہمارے معاشرے کے ایک بڑے طبقہ کے بیشتر عقائد و اعمال کے بنیاد ضعیف اور موضوع (من گھڑت) روایات پر ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے غیر مسنون اور بدعی افعال کو دین کی سند مہیا کرنے کیلئے بدعت کو بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اور یوں

کتاب وسنت کی تعلیم سے ناواقف عوام کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ بدعت سیئہ تو واقعۃ گناہ ہے لیکن بدعت حسنہ نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ جب کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے تمام بدعات کو گمراہی قرار دیا ہے۔ **کل بدعة ضلالة** (صحیح مسلم)

غور فرمائیے اگر نماز مغرب کی دو سنتوں کی بجائے تین سنتیں پڑھی جائیں تو کیا یہ بدعت حسنہ ہوگی یا دین میں تبدیلی تصور کی جائے گی؟

امر واقعہ یہ ہے کہ بدعت حسنہ کے چور دروازے نے دین میں بدعات کو پھیلانے اور رائج کرنے میں سب سے زیادہ اہم کردار ادا کیا ہے، مختلف مسنون عبادات کے مقابلے میں غیر مسنون اور من گھڑت عبادات نے جگہ لے کر ایک بالکل نئے دین کی عمارت کھڑی کر دی گئی ہے۔ پیری مریدی کے نام پر ولایت، خلافت، طریقت، سلوک، بیعت، نسبت، اجازت، توجہ عنایت فیض، کرم، جلال، آستانہ، درگاہ، خانقاہ، جیسی اصطلاحات وضع کی گئیں ہیں اور مراقبہ، مجاہدہ، ریاضت، چلہ کشی، کشف القبور، چراغاں، سیوچہ، چوملک، چڑھاوے، کونڈے، جھنڈے، سماع، رقص، حال وجد اور کیفیت جیسی ہندووانہ طرز کی پوجا پاٹ کے طریقے ایجاد کئے گئے ہیں۔ قبروں پر سجادہ نشین گدی نشین، مخدوم، جاروب کش، درویش اور مجاور حضرات اس خود ساختہ دین کے محافظ اور علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ فاتحہ شریف، قل شریف، دسواں شریف، چالیسواں شریف، گیارہویں، عرس شریف، میلاد شریف، ختم خواجگان، قران خوانی، ذکر ملفوظات اور کرامات، نیز خود ساختہ اوراد و وظائف جیسے غیر مسنون بدعی افعال کو عبادت کا درجہ دے کر تلاوت قران، نماز، روزہ حج، زکوۃ، تسبیح وتہلیل، ذکر الٰہی اور مسنون ادعیہ جیسی عبادات کو یکسر طاق نسیاں بنا دیا گیا ہے اور اگر کہیں ان عبادات کا تصور باقی رہ بھی گیا ہے۔ تو بدعات کے ذریعہ ان کی حقیقی شکل وصورت مسخ کر دی گئی ہے۔

مثال کے طور پر عبادت کے ایک پہلو اذکار و وظائف ہی کو لیجئے اور غور فرمائیے کہ اس میں کیسے کیسے طریقوں سے کیسی کیسی من گھڑت باتیں شامل کر دی گئیں ہیں مثلا فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے اجتماعی ذکر کرنا، مخصوص انداز میں بآواز بلند اجتماعی ذکر کے حلقے قائم کرنا، ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک میں کمی بیشی کرنا، ڈیڑھ لاکھ مرتبہ آیت کریمہ کے ذکر کے لئے محفلیں منعقد کرنا، محرم کی پہلی شب ذکر کیلئے مخصوص کرنا۔ صفر کو منحوس سمجھ کر پہلے بدھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان محفل ذکر قائم کرنا، ۲۷ رجب کو شب معراج سمجھ کر عبادت کا اہتمام کرنا، ۱۵ شعبان کو محفل ذکر منعقد کرنا، سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ناموں کا ورد کرنا، سید عبدالقادر جیلانی سے منسوب ہفتہ بھر کے وظائف کا اہتمام کرنا، دعائے گنج العرش، دعائے جمیلہ، دعائے سریانی، دعائے عکاشہ، دعائے حزب البحر، دعائے امن، دعائے حبیب، عہد نامہ، درود وتاج، درود ماہی، درود تنجینا، درود اکبرہفت، ہیکل شریف، چہل کاف، قدح معظم ومکرم، اورشش قفل وغیرہ جیسے وظائف کا اہتمام کرنا، یہ تمام اذکار و وظائف ہمارے ہاں بسوں، گاڑیوں، سڑکوں، اور عام دوکانوں پر انتہائی کم داموں پر بکثرت فروخت ہونے والی کتب میں لکھے ہوتے ہیں۔ جنہیں سیدھے سادھے کم علم مسلمان بڑی عقیدت سے خریدتے اور احترام کے ساتھ اپنے پاس رکھتے ہیں اور حسب ضرورت تکلیف یا مصیبت کے وقت ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ اذکار و وظائف کے علاوہ دوسری عبادات نماز، روزہ، حج، زکاۃ، عمرہ، قربانی، وغیرہ کی بدعات کا معاملہ اس سے بھی چند قدم آگے ہے۔ زندگی کے باقی معاملات پیدائش، شادی، بیاہ، بیماری، موت، جنازہ، زیارت قبور، ایصال ثواب وغیرہ کی بدعات کا سلسلہ لامتناہی ہے جس کا تذکرہ ایک الگ کتاب کا متقاضی ہے، یوں بدعت حسنہ کے نام پر در آنے والی گمراہی اور جہالت کے طوفان نے اسلام کا ایک بالکل نیا، عجمی اور ہندووانہ ماڈل تیار کر دیا ہے۔ اور یوں بدعت حسنہ بدعات کی طویل فہرست میں روز بروز اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔

۲۔ اندھی تقلید

ان پڑھ اور جاہل عوام کی کثیر تعداد محض اپنے آباؤ اجداد کی تقلید میں غیر مسنون افعال اور بدعات میں پھنسی ہوئی ہے اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ ان اعمال کا دین سے کیا تعلق ہے۔ ایسے لوگوں کی ہر زمانے میں یہی دلیل رہی ہے۔ **بل وجدنا آباء نا کذلک تفعلون**۔ یعنی ہم نے آباؤ اجداد کو ایسا کرتے پایا لہٰذا ہم بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔ بعض لوگ علماء

سوء کی تقلید میں بدعات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ اپنے حکمرانوں، جن کی اکثریت دینی عقائد سے بے بہرہ اور بسا اوقات بیزار ہوتی ہے، کی تقلید میں مزاروں پر حاضری، فاتحہ خوانی، قرآن خوانی، محافل میلاد، اور برسیوں وغیرہ جیسی بدعات میں شریک ہو جاتے ہیں کچھ لوگ رسم و رواج کی تقلید، خواہ وہ آباء و اجداد کی ہو، علماء سوء کی یا سیاسی لیڈروں کی یا رسم و رواج کی۔

۳۔ بزرگوں سے عقیدت میں غلو

بزرگوں سے عقیدت میں غلو ہمیشہ دین میں بگاڑ کا باعث بنا ہے، اللہ کے نیک متقی اور صالح بندوں کی صحبت اور محبت نہ صرف جائز بلکہ دینی نقطہ نظر سے عین مطلوب ہے، لیکن جب یہ محبت اندھی عقیدت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے تو ان بزرگوں کی غلط اور غیر مسنون باتیں بھی ان کے معتقدین کو دین کا حصہ لگنے لگتی ہیں، اور وہ کار ثواب سمجھ کر ان پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں، حتیٰ کہ ان بزرگوں کے خواب، ذاتی تجربات، مشاہدات، اور حکایات وغیرہ سبھی کچھ عقیدت کے غلو میں دین کی سند سمجھ لی جاتی ہیں اور عوام الناس کے سامنے انہیں دین بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اور یوں بدعی غیر مسنون افعال پھلنے پھولنے لگتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ برصغیر میں جب صوفیائے کرام دعوت اسلام لے کر پہنچے تو محسوس کیا کہ یہاں کے عوام (غیر مسلم) گانے بجانے اور موسیقی کے بہت دلدادہ ہیں۔ چنانچہ صوفیاء نے مصلحتاً دعوت اسلام کے لئے سماع اور قوالیوں کا طریقہ ایجاد فرمایا، لہٰذا بزرگوں کا یہ فعل تب بھی جائز تھا اب بھی جائز ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اولاً اس قسم کی تمام حکایتیں محض افسانہ اور صوفیائے کرام پر بہتان تراشی کے سوا کچھ بھی نہیں ثانیاً اگر اس نوعیت کا کوئی ایک آدھ واقعہ ہو بھی تو کسی بڑے سے بڑے بزرگ یا صوفی کا اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے برعکس کوئی بھی فعل مسلمانوں کیلئے حجت نہیں ہوسکتا، خواہ بظاہر وہ کتنا ہی مبنی بر مصلحت اور حکمت کیوں نہ ہو، غلو عقیدت میں بزرگوں اور صوفیوں کے غیر شرعی اقوال و اعمال کا دفاع عامۃ الناس میں بدعات کی ترویج اور اشاعت کا باعث بنا ہے۔

۴۔ اختلافی مسائل کا مغالطہ

بعض مصلحت پسند مبلغین بدعات کو اختلافی مسائل کہہ کر دانستہ یا نادانستہ طور پر معاشرے میں بدعات پھیلانے کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ یاد رہے اختلافی مسائل صرف وہی ہیں جن کے بارے میں دونوں طرف احادیث کی کوئی نہ کوئی دلیل موجود ہو، قطع نظر اس کے کہ ایک طرف صحیح حدیث ہو اور دوسری طرف ضعیف، لیکن دونوں طرف بہر حال کوئی نہ کوئی دلیل ضرور موجود ہوتی ہے، اختلافی مسائل کی مثال نماز میں رفع الیدین یا آمین بالجہر وغیرہ ہے۔ لیکن ایسے مسائل جن کے بارے میں کوئی صحیح حدیث تو کجا ضعیف سے ضعیف یا موضوع حدیث بھی پیش نہیں کی جاسکتی وہ اختلافی مسائل کیسے کہلا سکتے ہیں؟ رسم فاتحہ، رسم قل، دسواں، چالیسواں، گیارہویں، قرآن خوانی، میلاد، برسی، قوالی، صندل مالی، چراغاں، کونڈے، جھنڈے وغیرہ ایسے افعال ہیں جن کا آج سے ایک صدی قبل کوئی تصور تک نہ تھا۔ لہٰذا ان بدعات کو اختلافی مسائل کہہ کر نظر انداز کرنا درحقیقت دین میں بدعات رائج کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

۵۔ سنت صحیحہ سے لاعلمی

رسول اللہ ﷺ کے احکامات پر عمل کرنا چونکہ ہر مسلمان پر فرض ہے اس لئے بیشتر لوگ رسول اکرم ﷺ کے نام سے منسوب کی گئی ہر بات کو سنت سمجھ کر اس پر عمل شروع کر دیتے ہیں، بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو اس بات کی تحقیق کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے نام سے منسوب کی گئی بات واقعی آپ ہی کی ہے یا آپ کے نام سے غلط منسوب کی گئی ہے؟ عوام الناس کی اس کمزوری یا لاعلمی کے باعث بہت سے بدعات اور رسومات رائج ہوگئی ہیں۔ جنہیں بعض لوگ نیک نیتی سے دین سمجھ کر کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہمارے علم میں بہت سے ایسے افراد ہیں جنہوں نے صحیح اور ضعیف احادیث کا فرق واضح ہو جانے کے بعد غیر مسنون افعال کو ترک کرنے اور مسنون افعال پر عمل کرنے میں لمحہ بھر تامل نہیں کیا۔ صحیح اور ضعیف احادیث کا شعور رکھنے والے حضرات پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عوام کو اس فرق سے آگاہ کریں اور انہیں بدعات کا اس دلدل سے نکالنے کیلئے بھرپور جدوجہد کریں، یہاں ہم اپنے ان بھائیوں کو بھی احساس ذمہ داری دلانا چاہتے ہیں

بقیہ صفحہ نمبر 36